باب: 8

مُطِیعٌ حَقٌّ

مُطِیعٌ کے معنی ہیں فرماں بردار، تابعدار۔ اسی طرح عربی لفظ عَبْد کے معنی بھی فرماں بردار، غلام اور بندہ کے ہیں۔ اور حَقٌّ کے معنی حقیقی اور سچے کے ہیں۔ انگریزی میں اس کے ایک معنی ہوتے ہیں، genuine۔ اور اگر ہم اس انگریزی لفظ کا بدل معلوم کرنا چاہیں تو ایک لفظ honest-to-God بھی سامنے آتا ہے۔ یوں مُطِیعٌ اور حَقٌّ کو ملانے سے "عبداللہ" کی شخصیت سامنے آتی ہے۔ اور حقیقی "عبداللہ" تو ایک ہی ہیں، وہ ہیں محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں آنحضرتؐ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے:

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۔ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ

{پھر میرے خاص بندوں میں سے ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا (89:29,30)}

"عبدیت" کیا ہے؟ اور "عبد" کون ہے؟ اس کی وضاحت کے لیے یہاں "حاصلات تفسیر صدیقی" کے باب ۔ 10 سے اقتباس پیش کیا جاتا ہے: (نوٹ: یہ کتاب اسی ویب سائٹ پر دستیاب ہے)۔

اقتباس

اَلْعَبْدُ وَمَا مَلَكَتْ يَدَاهُ لِمَوْلاَهُ،

{کچھ بھی نہیں بندے کا، جو کچھ ہے وہ آقا کا ہے}

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے افعال و صفات سب بالذات ہیں اور بندے کی ذات اور اس کے افعال و صفات سب بالعرض ہیں۔ بندے کی اسی احتیاج کا دوسرا نام، عبدیت ہے۔ اور عبد یعنی بندہ وہ ہے جو کسی چیز کا مالک نہ ہو۔ نہ ارادہ رکھتا ہو نہ فعل اس کا ہو اور نہ کوئی خواہش ہی اس کے دل میں ہو۔ 'عبداللہ' اپنی ذات اور صفات دونوں کو کھو دیتا ہے۔

بندے پر جس وقت یہ کھل جائے کہ میں خود سے کوئی بھی کام نہیں کر سکتا اور نہ وہ فعل ظاہر ہو سکتا ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اس کام کو 'کُن' کا حکم نہ دے دے، تو یہ فنائے افعال ہے۔ اور جب یہ بات منکشف ہو جائے کہ میرے تمام صفات و کمالات ذاتی نہیں بلکہ صرف اسمائے الٰہی کے اظلال

ہیں، چاند لاکھ چمک دمک دکھائے مگر ہے بذاتہٖ تاریک، یہ اصل میں سورج کا نور ہے جو اس میں سے تاباں ہے، تو یہ فنائے صفات ہے۔ اور جب بندے پر یہ منکشف ہوجاتا ہے کہ میری ذات بھی 'بالذات' نہیں، میں وجود نما عدم ہوں جیسے کہ پیتل پکارتا ہے کہ میں تو تانبے اور جست کی نمائش ہوں لیکن میں خود کہاں ہوں؟ تو یہ فنائے ذات ہے۔ یہ موت ہے بلکہ ابوالموت۔ نہ زمین پر مکان نہ آسمان پر نشان۔۔!

نیستی میں ہوں، نہ ہستی میں ہوں
بے نشانی ہے، نشانی میری

عبدیت میں اطاعت اور فرمانبرداری اور اپنی نیستی، یعنی نہ ہونے، کو سمجھنا اور اس کو دریافت کرنا اصلِ عظیم ہے، روحِ یقین ہے، جانِ ایمان ہے۔ عبدیت کی ابتدا ایمان سے ہوتی ہے۔ راستے میں تقویٰ اور ولایت ملتے ہیں۔ جب کہ "خاص حضرات" کو نبوت اور رسالت بھی ملتی ہے۔ بڑی ہی نادانی ہوگی اگر تم اپنی ناقص عبدیت کا پیغمبروں کی عبدیت سے مقابلہ کروگے۔ کدھر ذرۂ بے مقدار، کدھر آفتابِ پُر انوار۔

دیکھو! صوفیہ صافیہ کے پاس اللہ کا اصل بندہ یعنی حقیقی "عبداللہ" ایک ہی ایک ہے۔ وہی محمدؐ ہے، وہی رسول ہے، وہی حبیب اللہ ہے۔ تم کیا! تمھاری محبت اور اطاعت و بندگی کیا۔۔! تم میں غلامِ محمدؐ تک بننے کی تو صلاحیت نہیں، اطاعتِ رسول سے کوسوں دور، اور چلے ہیں عبداللہ بننے اور وحی اور نبی تک کے دعوے کرنے۔۔۔! یاد رکھو! سب سے وسیع دائرہ، عبدیتِ محمدیؐ کا ہے۔ اول عبدیت، درمیان میں عبدیت، آخر میں عبدیت۔ عبدیتِ محمدیؐ کا عروج کیا ہے۔۔؟ یہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ، وہ ذات پاک ہے جو اپنے بندے کو لے گیا، سورۃ الاسراء کی آیت۔1 سے ظاہر ہے۔

❖ اب ہم عبدیتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ مثالیں قرآن اوحدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

- قرآن مجید میں آنحضرتؐ کے بہترین خصائص کچھ یوں پاتے ہیں:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

{بے شک آپ اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہیں(68:04)}

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

{ہم نے جو آپ کو بھیجا ہے تو یہ دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے(21:107)}

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ

{بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات
اور کبھی تہائی رات عبادت میں کھڑے ہوتے ہو(73:20)}

Siddiqui Publications

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۔ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ

{تمھارا رفیق نہ بھٹکا ہے اور نہ بہکا ہے۔اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا(53:02,03)}

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا

{ایسا لگتا ہے کہ آپ ان کے پیچھے رنج و غم میں اپنی جان کھو دو گے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائے(18:06)}

❖ اور اب آنحضرتؐ کی کچھ خصوصیات احادیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

ذیل میں بخاری شریف سے چند احادیث درجہ ذیل ہیں۔

حدیث1062: آنحضورؐ اتنی نمازیں پڑھتے کہ طویل قیام کے سبب دونوں پاؤں سوجھ جاتے۔جب آپؐ سے کہا جاتا کہ آپ اس قدر تکلیف کیوں اُٹھاتے ہیں تو آپؐ فرماتے کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟راوی:مغیرہؓ۔

حدیث3316: ارشادِ نبیؐ ہے کہ مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا۔راوی:ابوہریرہؓ۔

حدیث3318: آنحضرتؐ کے منہ سے کبھی فحش بات نہیں سنی گئی۔آپؐ فرمایا کرتے،تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو تم سب میں زیادہ خلیق ہو۔راوی:عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث3319: رسول مکرمؐ کو دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو حضورؐ ان میں سے آسان کام کو اختیار فرماتے،بہ شرط یہ کہ وہ گناہ نہ ہوتا یا کسی گناہ کا سبب بن سکتا۔آنحضرتؐ نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا۔البتہ اگر کوئی کام اللہ تعالیٰ کی حرمت کے خلاف ہوتا تو پھر ضرور انتقام لیتے۔راوی:حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث5005: ارشادِ نبیؐ ہے کہ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ،مریضوں کی عیادت کرو اور قیدیوں کو چھڑاؤ۔ راوی: ابوموسیٰ اشعریؓ۔

آنحضورؐ کا ایک نام "عَادِلٌ" بھی ہے۔کسی کو آپؐ کے عدل کرنے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔لیکن ایک حقیقی اور اعلیٰ ہستی ہی ایسی بات کہہ سکتی جیسا کہ درجہ ذیل حدیث میں کہی گئی ہے:

نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ میں تو صرف انسان ہوں۔تم میرے پاس مقدمہ لے کر آتے ہو۔بہت ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی شخص دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ فصیح البیان ہو اور میں اس کے مطابق فیصلہ کردوں۔چناں چہ اگر کوئی یہ سمجھے کہ فیصلہ ناحق ہے تو اس کو نہ لے۔راوی:امّ سلمہؓ۔ (صحیح البخاری۔حدیث6518)

----- Ö -----